مجرائیؔ! رن میں شہ پہ ستم بے حساب تھا
نایاب گھر میں ساقیِ کوثر کے آب تھا

دریا کی سمت رُخ بھی نہ کرتے تھے وقتِ جنگ
پانی سے تشنہ کاموں کو یہ اجتناب تھا

اللہ رے حُر کا مرتبہ، گھوڑے پہ جب چڑھا
تھامے رکاب کو خلفِ بوتراب تھا

قاسم نے بعدِ عقد کہا ماں سے صبح دم
یہ بیاہ بھی، خیال جو کیجے تو خواب تھا

اکبر ہوئے شہید تو گھر میں نہ آتے تھے
بانو کے منہ سے یہ شہِ دیں کو حجاب تھا

زینب کے بیٹے ایسے تھے حسن و جمال میں
اک آفتاب اگر تھا، تو اک ماہتاب تھا

خیمے میں ابنِ ساقیِ کوثر کے ہے غضب
جُز اشک دیکھنے کو میسر نہ آب تھا

قاسم کے وقتِ نزع یہ جاری زباں پہ تھا
دُولھن بنی خیال کی تھی، بیاہ خواب تھا

ق

گھر لوٹنے کو شمر جو آیا حسین کا
ناموسِ مصطفےٰ کو عجب اضطراب تھا

زینب یہ کہتی تھی، مرے بھائی کے قتل میں
کوشاں زیادہ سب سے یہ خانہ خراب تھا

سجادؑ غرق تھے عرقِ شرم میں انیس
کنبہ نبیؐ کا بلوے میں جب بے نقاب تھا